Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ، ۱۳ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۱۳ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۰۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُلق یہ ہے کہ اندرونی قویٰ کو اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جائے

خَلق ظاہری حسن پر بولا جاتا ہے اور خُلق باطنی حسن کو کہتے ہیں

"خَلق اور خُلق دو لفظ ہیں۔ خَلق تو ظاہری حسن پر بولا جاتا ہے اور خُلق باطنی حُسن پر بولا جاتا ہے۔ باطنی قویٰ جس قدر مثل عقل، فہم، سخاوت، شجاعت، غضب وغیرہ انسان کو دیئے گئے ہیں، ان سب کا نام خُلق ہے اور عوام الناس میں آجکل جسے خُلق کہا جاتا ہے، جیسے ایک شخص کے ساتھ تکلّف کے ساتھ پیش آنا اور تصنّع سے اس کے ساتھ ظاہری طور پر بڑے شیریں الفاظ سے پیش آنا تو اس کا نام خُلق نہیں بلکہ نفاق ہے۔

خُلق سے مُراد یہ ہے کہ اندرونی قویٰ کو اپنے اپنے مناسب مقام پر استعمال کیا جائے جہاں شجاعت دکھلانے کا موقع ہو وہاں شجاعت دکھائے، جہاں صبر دکھانا ہے وہاں صبر دکھائے، جہاں انتقام چاہیئے وہاں انتقام لے، جہاں سخاوت چاہیئے وہاں سخاوت کرے یعنی ہر ایک محل پر ہر ایک قویٰ کو استعمال کرے نہ گھٹایا جائے نہ بڑھایا جائے یہانتک کہ عقل اور غضب بھی جہاں تک کہ اس سے نیکی پر استقامت کی جاوے خُلق ہی میں داخل ہے۔ اور صرف ظاہری حواس کا نام ہی حواس نہیں ہے بلکہ انسان کے اندر بھی ایک قسم کے حواس ہوتے ہیں۔ ظاہری حواس تو حیوانوں میں بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک بکری گھاس کھا رہی ہے اور دوسری بکری آجائے تو پہلی بکری کے اندر یہ ارادہ پیدا نہ ہوگا کہ اُسے بھی ہمدردی سے گھاس کھانے میں شریک کرے۔ اسی طرح شیر میں اگرچہ زور اور طاقت تو ہوتی ہے مگر ہم اُسے شجاع نہیں کہہ سکتے کیونکہ شجاعت کے واسطے محل اور بے محل دیکھنا بہت ضروری ہے۔ انسان اگر جانتا ہے کہ مجھ کو فلاں شخص سے طاقت مقابلہ کی نہیں ہے یا اگر میں وہاں جاؤنگا تو قتل ہو جاؤنگا تو اُس کا وہاں نہ جانا ہی شجاعت میں داخل ہے اور پھر اگر محل اور موقع کے لحاظ سے مناسب دیکھے کہ میرا وہاں جانا ضروری ہے خواہ جان خطرہ میں پڑتی ہو تو اس مقام پر جانا شجاعت میں داخل ہے۔ جاہل آدمیوں سے جو بعض وقت بہادری کا کام ہوتا ہے حالانکہ انکو محل بے محل دیکھنے کی تمیز نہیں ہوتی اس کا نام تہوّر ہوتا ہے کہ وہ ایک طبعی جوش میں آجاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کام کرنا چاہیئے تھا یا نہیں۔ غرضیکہ انسان کے نفس میں یہ سب صفات مثل صبر، سخاوت، انتقام، ہمّت، بخل، عدم بخل، حسد، عدم حسد ہوتی ہیں اور انکو اپنے محل اور موقع پر صرف کرنے کا نام خُلق ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۶، ۳۲۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۱۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ ۱۲ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اب نسبتاً بہتر ہے۔

احباب ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب جو دل کے عارضہ کی وجہ سے عرصہ سے ہسپتال میں داخل تھے۔ اب گھر تشریف لے آئے ہیں۔ تاہم ابھی دو ماہ تک کراچی میں ہی آپ زیر علاج رہیں گے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم تا حال آنکھ کی تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں۔ فوری طور پر اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

تمام خدام مطلع رہیں کہ امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ ہش (۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کا امتحان دینے والے خدام خصوصاً اور باقی خدام کو عموماً اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ مرکز سلسلہ میں علوم قرآن و حدیث وغیرہ سے متمتع ہونے کا یہ بہترین موقع ہے۔

قائدین اضلاع و مجالس خدام کی شرکت کے لئے پوری پوری کوشش فرمادیں۔

(ناظم اعلیٰ۔ تربیتی کلاس)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ہجرت ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیاتِ الٰہی کی قدردانی اور اس کا قرآنی طریق

اللہ تعالیٰ کی یہ ایک قدیم سنت ہے کہ جب وہ اصلاح خلق کی غرض سے اپنا کوئی مامور مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس کے وجود کو اُس کے وصال کے بعد بھی ظلّی طور پر قائم رکھنے کے لئے اُس کی جماعت میں خلافت کا آسمانی نظام ضرور قائم فرماتا ہے۔ وہ یکے بعد دیگرے ایسے وجود ان میں پیدا کرتا چلا جاتا ہے جو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوتے ہیں۔ چونکہ یکے بعد دیگرے ظاہر ہونے والے ان وجودوں کو وہ خود خلافت کے مقام پہ کھڑا کرتا ہے اور اس لئے کھڑا کرتا ہے کہ اُس مامور من اللہ کا وجود بعد میں بھی ظلّی طور پہ قائم رہے اور دنیا بعد میں بھی اُس مامور من اللہ کی برکات سے ظلّی طور پر متمتع ہوتی رہے اس لئے وہ اپنے بنائے ہوئے خلفاء کے ذریعہ بھی اپنی معیت اور تائید و نصرت کے روشن اور چمکتے ہوئے نشان اسی طرح ظاہر فرماتا ہے جس طرح خود مامور من اللہ کے زمانہ میں نشانوں کا ظہور پے در پے عمل میں آرہا ہوتا ہے۔ سو گویا خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے نشانہائے صداقت کے ظہور کو دوام حاصل ہوتا ہے اور ان کا تسلسل چلتا چلا جاتا ہے۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کو اپنے ایک عظیم الشان مامور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کو از سرِ نو دُنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے اور اسے اپنی قدیم سنت اور وعدے کے مطابق خلافت کے آسمانی نظام سے بھی سرفراز فرمایا ہے اس لئے جماعت میں نشانہائے صداقت کے ظہور کا سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت سے مسلسل جاری ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صداقت کے تابندہ و درخشندہ نشان بارش کے قطروں کی طرح تواتر و تسلسل سے ظاہر ہوئے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خلافت کے آسمانی نظام کے ذریعہ بھی اپنی معیت اور تائید و نصرت کے نشانات مسلسل ظاہر فرماتا چلا آرہا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص ان روشن اور چمکتے ہوئے نشانوں کا عینی شاہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل و احسان اور انعام کے طور پر تواتر و تسلسل کے ساتھ ظاہر ہونے والے ان نشانوں کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب جماعت کو ایک خاص نصیحت فرمائی ہے جو خود حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

"ہماری جماعت جس نے مجھے پہچانا ہے کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان نشانات کو باسی نہ ہونے دیں۔ اس سے قوتِ یقین پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان نشانات کو پوشیدہ نہ رکھے اور جس نے دیکھے ہیں وہ ان کو بتلا وے جو غائب ہیں تاکہ ہمائیوں سے بچیں اور خدا پر تازہ ایمان پیدا کریں اور نشانات کو عمدگی کے ساتھ سجا سجا کر پیش کریں۔"

(الحکم ۱۰/ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

حضور علیہ السلام کی اس تاکیدی نصیحت کے پیشِ نظر ہی ہم نے بعض گزشتہ اداریوں میں اُن متعدد نشانات کا ذکر کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ذریعہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں گزشتہ ڈیڑھ پونے دو سال کے مختصر سے عرصہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ فی الوقت ہم ان عظیم الشان نشانوں کا جن پر ہم گزشتہ اداریوں میں کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں، اعادہ کئے بغیر ان نشانوں کے ظہور سے متعلق احباب جماعت کو ان کے بعض اہم فرائض کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے حق میں اپنی معیت اور تائید و نصرت کے نشانات انعام کے رنگ میں ظاہر فرماتا ہے اس لئے وہ مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اس انعام کے تعلق میں بعض مخصوص فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرکے آئندہ بھی اس انعام کے مستحق بنے رہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ نشانات ظاہر ہونے کے تعلق میں مومنوں پر عائد ہونے والے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان فرائض اور ذمہ داریوں کا بہت تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حقیقی بندوں کی ایک بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ جب بھی خدائی نشانوں کا ذکر کرکے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اپنے آپکو بہرہ اور اندھا ثابت نہیں کرتے بلکہ بڑی توجہ سے سُن کر نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ (الفرقان ۷۴)

اور (رحمٰن کے سچے بندے) وہ لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے رب کے نشان جب انہیں یاد دلائے جاتے ہیں تو وہ ان سے بہروں اور اندھوں کا معاملہ نہیں کرتے۔

بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے نشان انہیں یاد دلائے جاتے ہیں ان کا ایمان اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے اُس کی راہ میں اور بھی زیادہ قربانیاں کرنے لگتے ہیں چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ (الانفال آیات ۳ تا ۵)

مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اُن کے سامنے اس کے نشان بیان کئے جاتے ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں۔ وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اُسے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس ان کے لئے (بڑے بڑے) مدارج اور بخشش کا سامان اور معزز رزق ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے خدائی نشانوں کے ظہور پہ مومنوں کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان فرائض کی بجا آوری کے نتیجہ میں نہایت شاندار انجام کی بشارت دی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ ... الخ (السجدہ آیات ۱۶ تا ۱۸)

ہمارے نشانوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو ان نشانوں کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور ان کے پہلو (تہجد کے لئے) ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذابوں سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے۔ اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں یا ظاہر ہونے والے نشانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو حقیقی مومنوں کی طرف سے ایک خاص قسم کا ردِّ عمل ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہی ہے کہ نشاناتِ الٰہیہ کو دیکھ کر یا ان کا ایمان افروز تذکرہ سُن کر ان کا ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو کر پہلے سے بھی زیادہ اس کے آستانہ پر جھکتے اور سجداتِ شکر بجالاتے ہیں۔ نیز خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو اور زیادہ اُس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ایمان بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان میں قربانی و ایثار کا جذبہ بھی فزوں سے فزوں تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دین کی سربلندی کی خاطر پہلے سے زیادہ تکلیفیں اُٹھانے اور تنگیاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دُنیا میں بھی کامیابی اُن کے قدم چومتی ہے اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ اُنہیں ایسے ایسے انعاموں اور آسائشوں سے نوازتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم میں منافق کی علامات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا مگر اپنی جزوی کمزوریوں کی وجہ سے ان کے ایمان میں وہ قربانی اور عملی جذبہ موجزن نہ تھا جس کا مطالبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت صحابہ کرامؓ سے کرتے تھے۔ ہر سوسائٹی اور جماعت میں مختلف افکار وخیالات کے لوگ ہوتے ہیں۔ سب کے ذہنی قویٰ اور فکری استعدادیں یکساں نہیں ہوا کرتیں۔ اور ان کے عمل اور جذبہ قربانی میں فرق ہوا کرتا ہے۔ لیکن اگر ظاہر میں کچھ ہو اور باطن میں کچھ ہو تو اس قسم کی حرکت جماعت کے لئے سمّ قاتل ہوا کرتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے جب مدینہ کو ہجرت فرمائی تو وہاں یہود کافی تعداد میں مقیم تھے اور ان کا اقتصادی و تجارتی اثر و نفوذ بھی تھا۔ یہود کو آنحضرتؐ کا مدینہ میں ہجرت کرنا اور آپؐ کا مقیم ہونا بہت شاق تھا۔ ان یہود نے در پردہ آنحضرتؐ کے خلاف بعض ایسے مسلمانوں سے غیر معمولی تعلقات محبت قائم کرنے شروع کئے جن میں کوئی نہ کوئی کمزوری تھی اور ان کے ایمان میں کما حقہ پختگی نہ تھی۔ مدینہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول الخزرجی غیر معمولی اثر و رسوخ رکھتا تھا اور اہل مدینہ کا لیڈر تھا وہ اپنے آپ کو معزز ترین شخصیت تصور کرتا تھا۔ یہودیوں کی شہ اور معاونت پر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف محاذ قائم کر دیا اور اپنے زیر اثر بعض اشخاص کو ساتھ ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ عبداللہ نے گو بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کا آنا جانا بھی تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری سے اس کا اثر ختم ہو گیا۔ اس سے پہلے وہ مدینہ کا بے تاج بادشاہ تھا۔ اور ان کا مسلّم لیڈر تھا۔ عبداللہ بن ابی کی مخالفت کی ایک بنیادی وجہ تکبر اور حسد تھا۔ وہ اپنے آپ کو الاعزّ یعنی بہت ہی معزز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ اذلّ یعنی سب سے ذلیل سمجھتا تھا۔

—— (۲) ——

قرآنی اصطلاح میں ایسے لوگ جنکا باطن کچھ ہو اور ظاہر کچھ ہو اور وہ جھوٹ بولتے ہوں انکو منافق کہا جاتا ہے چنانچہ سورۃ المنافقون میں آیا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۔

جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اس کا رسول ہے مگر ساتھ ہی اللہ قسم کھا کر گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ قرآن کریم میں سورۃ المنافقون کا ہونا اس خطرہ کا اظہار کرتا ہے جو منافقوں کی طرف سے اسلام کے خلاف پیدا ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کو جہاں ان سے الگ رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ وہاں انہیں بیدار اور متنبہ کرنا بھی ہے تا وہ ان کے خطرات سے محفوظ رہیں۔

عربی زبان میں منافق لفظ نفق سے ہے جس کے معنے ہیں چوہے کا اپنے بل اور سوراخ میں چھپ جانا اور لفظ منافق کے معنے ہیں مَنْ سَتَرَ الْكُفْرَ بِقَلْبِهٖ وَاَظْهَرَ الْاِيْمَانَ بِلِسَانِهٖ ۔ جو اپنے دل میں کفر کو چھپائے اور اپنی زبان سے ایمان کا اظہار کرے۔ قرآن کریم نے اس مخفی گروہ کے متعلق ہر مسلمان کو قرآن کریم کی ابتدا میں ہی انتباہ کر دیا کہ ان کے مخفی منصوبوں سے ان کو آگاہ کر دیا جائے اور ان کی علامات کی نشاندہی کر دی۔ ذیل میں منافقین کی دس علامات تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱)۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو زبان سے کہتے ہیں کہ ہم خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، حالانکہ وہ ہرگز ایمان نہیں رکھتے یعنی ان کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور اندرونہ اس سے مختلف ہوتا ہے وہ حقیقت کو مخفی رکھتے ہیں جیسا کہ چوہا سوراخ کے اندر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے اس رویہ سے ہر شخص کو دھوکہ اور فریب دے رہے ہوتے ہیں۔

(۲)۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ ہمارا مقصد تخریب نہیں ہے بلکہ تعمیر ہے اور وہ اپنے آپ کو قوم کے خیر خواہ کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ فتنہ اور فساد کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۳)۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۔

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لاتے ہیں تو کہتے ہیں کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں۔ اس فقرہ سے ان کا مقصد اپنے آپ کو اہل الرائے اور عقلمند کہنا ہے اور یہ ان کے نفس کا دھوکہ ہوتا ہے۔

(۴)۔ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۔

جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو اس رسول کو مانتے ہیں اور جب وہ اپنے سرغنوں سے علیحدگی میں ملیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم یقیناً تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف ان لوگوں سے ہنسی کر رہے ہیں۔

(۵) اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

منافق مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ اور یہ بات منافقین کی اندرونی حالت کا اظہار کرتی ہے۔

(۶) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ (توبہ ۵۸)

اور ان منافقین میں سے بعض تجھ پر (اے نبی) صدقات کے بارہ میں الزام لگاتے ہیں۔ جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مخلصین جو مالی قربان کرتے ہیں ان کو اس قربانی سے روکا جائے۔

(۷)۔ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۔ (توبہ ۶۱)

اور منافق یہ کہتے ہیں کہ تو کان ہی کان ہے یعنی رسول تو لوگوں کی باتیں سنتا ہے اور ایک اثر قائم کر لیتا ہے۔

(۸)۔ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۔ (توبہ ۶۵)

جب ان کی قابل اعتراض باتوں پر گرفت ہوتی ہے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے تھے۔ حالانکہ اس قسم کی گفتگو کا مقصد فتنہ و فساد کی چنگاری ہوتی ہے اور کمزور طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔

(۹)۔ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۔ (توبہ ۶۷)

وہ عوام کو بری باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اور ان کو اچھی باتوں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو مالی قربانی سے روکتے ہیں۔ اور بخل کا اظہار کرتے ہیں۔

(۱۰)۔ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِىْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۔ (محمد ۳۱)

اے رسول تو ان منافقوں کو ان کے انداز گفتگو سے ہی یقیناً پہچان سکتا ہے۔ منافق ہمیشہ چاپلوس ہوتا ہے اور اپنا مطلب نکالنا اس کا مقصد ہوتا ہے۔ اس کی گفتگو میں سنجیدگی اور اخلاص بالکل نہیں ہوتا۔ تعریفانہ کلمات استعمال کرنا۔ خوشامد کرنا اور ہنس ہنس کر بات کرنا اور اس میں غیر معمولی تکلّف اور بناوٹ کا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول تھے آپ سے ملاقات کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ آیا کرتے اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیا کہ منافقوں کو ان کے انداز کلام سے ہی پہچانا جاسکتا ہے۔

—— (۳) ——

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی وحی کی روشنی میں اپنے بعض ارشادات میں بھی منافقین کی علامات بیان فرمائی ہیں تا کہ مخلصین کا زمرہ ان منافقوں کے شر سے محفوظ رہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف سے نفاق کی بنیادی وجوہات اور اسباب یہ ہیں۔

(۱) جھوٹ بولنا۔ (۲)۔ وعدہ خلافی۔ (۳) امانت میں خیانت۔ (۴) مال کی غیر معمولی محبت۔ (۵) نمازوں میں سستی۔ (۶)۔ ریاء کی عادت۔ (۷) بدظنی کی عادت۔ (۸) تخریبی عناصر سے ملاقات۔ (۹) تکبر۔ (۱۰) اخلاق حسنہ کی طرف بہت کم میلان۔

ہم ایک مذہبی جماعت ہیں۔ مشرق و مغرب میں اعلاء کلمۃ اللہ ہمارا مقصد ہے جس کے لئے ہم کو مالی اور نفسی کی قربانی کرنی ضروری ہے اس لئے منافقین کی علامات کا جاننا ہمارے لئے بہت ضروری ہے تا ہمارا قدم ہمیشہ ترقی اور تعمیر کی طرف اٹھے اور منافقین کے شر اور فتنہ سے محفوظ رہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۔

موسلہ
نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جائزہ

مطالبہ سادہ زندگی پر پوری طرح عمل نہ کرنیکا نتیجہ

جملہ افراد جماعت عموماً اور انصار اللہ خصوصاً اس کا بغور مطالعہ فرمائیں

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید

اس مختصر سے نوٹ میں انصار اللہ کو خصوصی طور پر مکلّف کرنے کا سبب یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ان کو ایک خصوصی ارشاد سے نوازا ہے۔ فرمایا

"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔"

اس لئے جب بھی تحریک جدید کے کسی پہلو میں کمزوری نظر آئے گی تو انصار اللہ بھی اسکے ذمہ دار گردانے جائیں گے۔ مثال کے طور پر ہمارا سالانہ جائزہ جو تحریک جدید کے سینتیسویں سال سے تعلق رکھتا ہے بتلاتا ہے کہ اس سال وصولی میں گزشتہ سال کی نسبت جس قدر اضافہ تجویز کیا گیا تھا وہ تا حال عمل میں نہیں آسکا اور وعدوں کا جو ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا وہ بد قسمتی سے اس سال حاصل نہیں کیا جا سکا۔ اگر حسب ارشادِ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے بارے میں جماعتوں نے کماحقہ تعاون فرمایا ہوتا تو ملکی حالات کی خرابی اور مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے باوجود یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشگوار نتائج ظاہر ہوتے۔ گزشتہ سال اگر چندہ کی وصولی چھ لاکھ روپیہ کے قریب تھی تو اس سال بفضلہ تعالیٰ چھ لاکھ روپیہ سے زیادہ وصولی ہو جاتی لیکن ابھی وصولی پانچ لاکھ نوے ہزار کے قریب پہنچی ہے

اس کمی کا ذمہ دار کون ہے؟

اس کمی کی ذمہ داری کئی فریقوں پر عائد ہوتی ہے اور ان میں سر فہرست وکالت مال کا نام آتا ہے اس لئے ہم اپنا جائزہ دے رہے ہیں کہ کس جہت سے کوششوں میں کمی رہ گئی ہے اس سلسلہ میں اگر کوئی دوست ہماری کسی خامی کی نشاندہی فرمائیں گے تو وہ یقیناً ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ دوسری طرف جماعتوں پر اس کمی کی جس حد تک ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے وہ ہمارے سالانہ جائزہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ تحریک جدید کے سب سے پہلے مطالبہ یعنی سادہ زندگی پر کماحقہ عمل نہیں کیا گیا جبکہ باقی جماعت تحریک جدید کی مالی قربانی میں نمایاں ترقی ہی کر سکیں اس مطالبہ کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود کا ارشاد تھا۔

"اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اسلئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی سادہ بنائیں اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار رہیں۔"

سالانہ جائزہ کا نتیجہ

ہمارا سالانہ جائزہ بتلاتا ہے کہ اس اہم مطالبہ کی طرف جماعتی طور پر صرف بارہ جماعتوں نے توجہ دی ہے گویا جس بنیاد پر تحریک جدید کی عمارت کو بلند سے بلند تر کیا جاتا ہے۔ اکثر جماعتوں کی طرف سے اسکی مضبوطی کا خیال نہیں رکھا گیا۔

خواہش کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ سادہ زندگی اور مالی قربانی دونوں امور لازم و ملزوم ہیں جیسا کہ حضور رضی اللہ عنہ کے مذکورہ ارشاد ہی سے واضح ہے تاہم اسکے تسلسل میں جو حضور رضی اللہ عنہ کے ارشادات ہیں وہ بڑی وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو حل کر دیتے ہیں سو وہ بھی ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں۔ فرمایا۔

"قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔"

(رسالہ سادہ زندگی ص۴)

مطالبہ سادہ زندگی کی بعض خلاف ورزیاں

سرسری جائزہ سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جن گھروں میں ظاہری رکھ رکھاؤ بہت ہے۔ بیاہ شادیوں میں نام و نمود کے لئے بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے گھروں میں ٹیلیویژن اور دیگر سہولتیں میسر ہیں ان میں سے اکثر تحریک جدید کے مالی جہاد سے یکسر محروم ہیں۔ یا وہ اگر حصہ لے رہے ہیں تو حیثیت سے بہت کم۔ اس کے مقابلہ پر ان کے وہ اخراجات جو سادہ زندگی سے متنافر ہیں کہیں زیادہ ہیں۔ اب سادہ زندگی کا مطالبہ سامنے رکھتے ہوئے ہر گھرانہ اپنا محاسبہ کرے کہ اسے گھر کے رکھ رکھاؤ کی زیادہ فکر ہے یا اشاعتِ اسلام کی؟ ان کے دل میں بے شک خدمتِ دین کی خواہش ضرور ہو گی مگر سادہ زندگی کے اصولوں کی خلاف ورزی نے انہیں خدمتِ دین کے لائق نہیں رکھا۔ اور یہ صورتِ حال کسی مخلص احمدی کو اختیار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہم میں سے ہر ایک نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

سادہ زندگی اور روحانی ترقی

مالی قربانی جہاں ایک جہت سے سادہ زندگی پر منحصر ہے تو دوسری طرف اسکے نتیجہ میں روحانی رفعتوں کا انعام بھی اسی سے وابستہ ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی کیا ہے؟ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر جائز خواہشات کو بھی ترک کر دینا اس مطالبہ کا تقاضا ہے دنیا دار اسکو تلخ زندگی قرار دیتے ہیں لیکن مومن اس میں حلاوت محسوس کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسکے دل و دماغ پر فرشتوں کا نزول ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس طرح اسے روحانی رفعتیں حاصل ہو جاتی ہیں اسلئے تحریک جدید جاری کرنے والے مقدس وجود نے فرمایا:۔

"اگر تم سمجھو کہ اسکے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لوگے تو یہ نفس کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔" (رسالہ سادہ زندگی ص۱۲)

پس یہ قطعی اور یقینی امر ہے کہ روحانی رفعتیں حاصل کرنے کیلئے قربانی ضروری ہے اور قربانی کی اہلیت حاصل کرنے کیلئے مناسب حال ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے تو پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کی خلاف ورزیاں کرتے ہوئے ان قربانیوں کو پیش کیا جا سکے جو اشاعتِ اسلام کیلئے از بس ضروری ہیں اس مقدس کام کے لئے ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند سالوں سے پاکستانی جماعتوں کے لئے مالی قربانی کا جو ٹارگٹ بعدد سات لاکھ نوے ہزار روپیہ مقرر فرمایا ہے اس میں تا حال ناکامی کا ایک بڑا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ جماعت کے ایک حصہ نے سادہ زندگی کو کوئی اہمیت نہیں دی پس ان سطور کے ذریعہ ہر احمدی سے عموماً اور انصار بھائیوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ امسال وہ سادہ زندگی کا مفہوم بخود بھی مدنظر رکھیں اور اسے اپنے ماحول میں بھی رائج کرنے کا ہر آن خیال رکھیں۔

ایک احتیاط کی ضرورت

اس مرحلہ پر ایک احتیاط کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بعض کمزور طبائع تربیتی پروگرام اور وعظ و نصیحت کو بطیب خاطر برداشت نہیں کرتے اور اس کام کے ذمہ دار دوستوں کو اس بحث میں الجھا دیتے ہیں کہ ٹیلیویژن جائز ہے یا ناجائز وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ سادہ زندگی کی تفصیل میں بہت لچک ہے اسلئے ایسے مسائل حل کرنا تحریک جدید کے کارکنوں کا کام نہیں ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد پیش کرنا ہی کافی ہے

"آج اسلام کیلئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ابناءِ زمانہ کو نہیں چاہئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔"

(رسالہ سادہ زندگی ص۹)

حرفِ آخر

سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اس زمانہ کے مسیح و مہدی جری اللہ فی حلل الانبیاء کے ہاتھوں غلبۂ اسلام تو مقدر ہے مگر اس مبارک دن کے دیکھنے کی تمنا رکھنے والے کیا شیوہ اختیار کریں؟ اسکے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہماری بہترین راہنمائی کرتا ہے۔ فرمایا۔ "فطرتی طور پر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں غلبۂ اسلام کا دن دیکھ لیں مگر اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں انتہائی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور قربانیوں کا تسلسل کبھی کسی وقت اور کسی مقام میں بھی کم نہ ہونے دیں [illegible] کیفیت میں" (الفضل ۱۶ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتیں ہفتہ قرآن مجید منائیں

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مئی بروز ہفتہ سے ۲۶ مئی بروز جمعۃ تک ہفتہ قرآن مجید مقرر فرمایا ہے۔ امراء کرام اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس ہفتہ کو کامیاب طور پر منانے کا اہتمام کریں ہر جماعت میں روزانہ مختصر اجلاس منعقد ہوں۔ جن میں مندرجہ ذیل عنوانوں پر باری باری موزوں مقررین سے دس پندرہ منٹ کی تقاریر کروائی جائیں۔

جن مقامات پر خواتین علیحدہ جلسے کروائیں۔ وہاں پر لجنات اماء اللہ ان کا اہتمام فرمائیں۔ ہفتہ کے اختتام پر جماعتیں کارگذاری کی تفصیلی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

تقاریر کے عنوانات

۱۔ قرآن مجید کی خصوصیات ۲۔ قیامت کا ثبوت از روئے قرآن مجید
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام کے متعلق قرآنی تعلیم
۴۔ تقویٰ کے حصول کے ذرائع ۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات
۶۔ مدعی نبوت کو پہچاننے کے قرآنی اصول۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

فوج میں بطور الیکٹریکل مکینیکل ایروناٹیکل انجینئر بننے کیلئے وظائف

سولین وظائف حاصل کرنے کے لئے درجہ تے بی ایس سی الیکٹریکل۔ ایروناٹیکل انجینئرنگ درخواستیں ۲۰ر۳ تک مجوزہ فارم پر مطلوب ہیں۔

شرائط: عمر۔ برائے الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ ۲/۱ ۱۷ تا ۲۱ سال
" ایروناٹیکل انجینئرنگ کے لئے ۲/۱ ۱۵ کو ۱۶ تا ۲۱ سال

۲۔ غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔
۳۔ تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ) سیکنڈ ڈویژن کم از کم یا ہائر سیکنڈری امتحان سائنس میں (پری انجینئرنگ) II ڈویژن امسال ان امتحانات میں شامل ہونے والے درخواست دے سکتے ہیں۔
ابتدائی انٹرویو کے مقامات پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان۔ کوئٹہ۔ کراچی
۴۔ امیدوار کا پاکستانی ہونا ضروری ہے۔

درخواست کے ہمراہ فوٹو کی دو مصدقہ کاپیاں تعلیمی سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول کراسڈ پوسٹل آرڈر ۵/- کا بنام ... باپ کی طرف سے کلاس I مجسٹریٹ کا مصدقہ معاہدہ بنام

G.H.Q. A.G. Branch PA-3 (b) Rawalpindi

ایروناٹیکل انجینئرنگ کے لئے درخواست دہندگان اپنی درخواست کی پیشانی پر لکھیں "برائے ایروناٹیکل انجینئرنگ صرف"

فارم درخواست بھرتی کے دفاتر سے حاصل کریں۔ (پ۔ ۵۔۵۔۷)

(نظارت تعلیم)

خدام الاحمدیہ کی کارکردگی

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اپریل کی ماہانہ رپورٹس جلد از جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں۔ واضح رہے کہ ان رپورٹوں کی ترسیل ہر ماہ کی دس تاریخ تک ضروری ہے۔

(معتمد)

امراء اضلاع اور مربی صاحبان توجہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا کہ جماعت ایک ماہ کے اندر اندر وقف عارضی کی کمی کو پورا کرے امراء اضلاع اور مربی صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں احباب جماعت سے وقف عارضی کے فارم پُر کروا کر جلد بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

اعلانِ ولادت

۱۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب سابق پریذیڈنٹ چک ۱۱۴ رب ضلع مظفرگڑھ حال دارالیمن ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۰ اپریل کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر دراز۔ نیک۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (سلطان احمد پیرکوٹی۔ ربوہ)

۲۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم عبدالحی سوئی گیس پیراں غائب ملتان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام عبدالنور تجویز فرمایا ہے۔ نومولود بابو عبدالحلیم صاحب صدر جھنگ کا نواسہ اور میرا پوتا ہے۔ احباب جماعت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ماسٹر محمد مولا داد محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲؍۵ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد امجد ورک ایم۔اے سیکشن آفیسر اسلام آباد ابن چوہدری سلطان علی صاحب ورک (خالہ زاد بھائی مکرم محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) کے نکاح کا طیبہ تسنیم ایم۔اے بنت چوہدری محمد رضا صاحب عارف (سابق مبلغ انگلستان) سے ایک لطیف خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا۔

محمد امجد حضرت چوہدری نواب خان صاحب صحابی مرحوم کا پوتا اور طیبہ تسنیم حضرت چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بہت بہت بابرکت فرما دے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جلسہ یوم والدین

مورخہ ۵ مئی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ کے زیر اہتمام محلہ کی مسجد میں جلسہ "یوم والدین" کا انعقاد کیا گیا۔

صدارت کے فرائض محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ادا فرمائے۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی اہمیت بیان کی۔ اور اس کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔ محترم مولانا صاحب نے اطفال اور خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ یہ انعامات اطفال و خدام کی کارکردگی اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کے تھے تقسیم انعامات کے بعد محترم مولانا صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بڑے عمدہ پیرائے اور احسن رنگ میں والدین کو ان کی ذمہ داریوں اور بچوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کی تقریر کا مرکزی نقطہ یہ تھا کہ

"بچے قوم کی دولت ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس دولت کی حفاظت کریں"

آپ کی تقریر کے بعد محترم مہتمم صاحب مقامی چوہدری حمید اللہ صاحب نے خدام اور اطفال سے یہ عہد لیا کہ ہم ان تمام زریں اقوال پر جو کہ محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے بیان فرمائے ہیں کما حقہ عمل کریں گے۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ (زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالنصر غربی ربوہ)

اگر آپ نے ابھی تک خدام کا بجٹ نہیں بھجوایا تو اب جلد بھجوائیں" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نائیجیریا سے ایک احمدی ٹیچر کا خط

تائید الٰہی کے جو نظارے ہم دیکھ رہے ہیں پاکستان میں بیٹھے ہوئے لوگ انکا اندازہ بھی نہیں کر سکتے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مغربی افریقہ میں جاری فرمودہ "نصرت جہان آگے بڑھو" سکیم خاص اہمیت کی حامل ہے اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ قدم قدم پر اس اہم سکیم کی تائید و نصرت فرما رہا ہے۔ جیسا کہ ایک ٹیچر مکرمی محمد خالد صاحب گورایہ کے اس خط سے ظاہر ہے جو انہوں نے ۱۴ اپریل کو نائیجیریا سے حضور کی خدمت میں لکھا ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:-

"میرے پیارے آقا! نصرت جہان سکیم کی اہمیت کا احساس یہاں افریقہ میں آکر تو اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور واقعی وہ لوگ جو پاکستان میں بیٹھے ہیں اس کا اندازہ کرنا ان کے لئے مشکل ہے۔ قدم قدم پر حضور کی جاری کردہ بابرکت سکیم کی تائید الٰہی کے نظارے ہمارے سامنے آتے ہیں اور ہم سجداتِ شکر بجا لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔"

مکرمی محمد خالد صاحب گورایہ، مکرمی حاجی محمد ابراہیم صاحب گورایہ بوہڑ اخورد ضلع گوجرانوالہ کے صاحبزادے اور مکرمی پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے بہنوئی ہیں۔ یہ اپنی اہلیہ محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بی ایس سی بی ایڈ کے ہمراہ "نصرت جہان آگے بڑھو" سکیم کے تحت ناصر الدین احمدیہ سکنڈری سکول منا (MINNA) نائیجیریا میں خدمت میں مصروف ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سکیم کو جلد پروان چڑھائے نیز افریقہ میں پہنچنے والے اساتذہ اور ڈاکٹر صاحبان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ارضِ بلالؓ کے باشندوں کی خدمت کے ساتھ ساتھ انہیں وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو جلد تر پھیلانے کی توفیق دے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محترم چوہدری غلام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہد پور وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ہمارے والد بزرگوار مکرم و محترم چوہدری غلام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوہد پور و سابق امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ ڈھپئی ضلع سیالکوٹ بتاریخ ۹ مئی ۱۹۷۲ء صبح سات بجے تقریباً اسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم والد صاحب بفضلِ خدا موصی تھے۔ دوسرے روز جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور دلجوئی فرمائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

حضرت والد صاحب مرحوم احمدیت کے شیدائی، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور قرآن مجید کے ساتھ دلی الفت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور سلسلہ احمدیہ کی جملہ تقریبات میں حصہ لیتے تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چار بیٹے، پانچ بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ تمام احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد محترم کو غریق رحمت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

ہماری والدہ ماجدہ بھی ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ اس صدمہ سے ان کی بیماری میں شدت پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ان کی شفایابی اور درازی عمر کے لئے بھی احباب کرام سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(مبارک احمد K/322 کمیٹی محلہ راولپنڈی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور انہیں پاک کرتی ہے۔

ربوہ میں فٹ بال کے مقابلے

مجلس صحت کے پروگرام کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام فٹ بال کا مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے والے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ اس میں شمولیت فرما کر ممنون فرمادیں۔ یہ مقابلہ انشاء اللہ العزیز ۱۸، ۱۹، ۲۰ مئی کو منعقد ہوگا۔

۱۔ اس میں مندرجہ ذیل ٹیمیں شرکت کر سکیں گی۔

(۱) تعلیمی ادارہ جات یعنی تعلیم الاسلام کالج، تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ الکلیۃ الطب۔ الجامعۃ الاحمدیہ۔

(ب) مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے مقررہ بلاکس۔ ان بلاکس کی طرف سے ٹیمیں مکرم مہتمم صاحب مقامی کے توسط سے شامل ہوں گی۔

(ج) ہر وہ پرائیویٹ ٹیم جو اس مقابلہ میں شمولیت کے لئے مجلس صحت سے منظوری حاصل کرے۔

۲۔ ربوہ کے انصار بھائیوں کی دو ٹیموں کا علیحدہ مقابلہ کروایا جائے گا۔ یہ ٹیمیں مکرم زعیم صاحب اعلیٰ انصار اللہ ربوہ کے توسط سے شامل ہوں گی۔

۳۔ شمولیت کے لئے چندہ پانچ روپے فی ٹیم ہوگا۔

۴۔ مقابلہ میں شمولیت کے لئے نام دینے اور چندہ کی آخری تاریخ ۱۶ مئی صبح آٹھ بجے تک ہوگی۔ البتہ ۱۷ مئی صبح ۸ بجے تک دوگنا چندہ یعنی -/۱۰ روپے ادا کر کے شامل ہو سکیں گے۔ چندہ وغیرہ مکرم عبدالرزاق صاحب پی، ٹی، آئی جامعہ احمدیہ سیکرٹری ٹورنامنٹ کے پاس جمع کرانا ہوگا۔

مفصل قواعد آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

(کنوینر مجلس صحت ربوہ)

دعاءِ مغفرت

میرے بھانجے عزیز ڈاکٹر لطیف احمد صاحب ابن محترم جناب حکیم مختار احمد صاحب مرحوم آف شاہدرہ مختصر علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک ضعیف آدمی کے اپریشن کے لئے جو ۲½ گھنٹہ تک جاری رہا خون دیتے رہے جس کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے حتیٰ کہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم بہت مخلص احمدی اور علاقہ شاہدرہ کے نہایت ہمدرد و غمگسار فرد تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے عزیز و اقرباء کو اس جوانی کی حالت میں ہونے والی وفات پر صبر جمیل عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

(اہلیہ چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

الحمد للہ کہ خاکسار کی بائیں ٹانگ کی ٹوٹی ہوئی ہڈی ٹھیک ہو رہی ہے ۳ مئی کو سی ایم ایچ منگلا میں پہلا پلستر بدل کر نیا پلستر لگا دیا گیا ہے ایکسرے بڑا تسلی بخش ہے۔ احباب جماعت اس بندۂ عاجز کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ باقی ماندہ کمی بھی جلد پورا کر دے اور یہ کہ میں پھر صحیح طرح سے چل پھر سکوں۔ آمین

میرا بڑا لڑکا محمد امجد شیو ۲۰ مئی کو کیڈٹ کالج حسن ابدال جا رہا ہے اس کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کا وہاں جانا دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و خوبی اور برکت کا باعث بنائے۔ آمین۔

احقر العباد لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد
115/1st Avenue منگلا چھاؤنی

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم مسعود احمد ملک (جو کہ برٹش ونسٹی بیورو آف پیکیجنگ کے پہلے پاکستانی ممبر منتخب ہوئے ہیں) پچھلے ہفتہ مزید اعلیٰ ٹریننگ کے لئے جرمنی، سویڈن اور انگلینڈ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سلسلہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی سے نوازے۔ (مبارک احمد ملک ۱۷۰ گلبرگ ۳ لاہور)